حفاظت: نظرثانی اور حکمت عملی۔

3) خلاصہ۔

3.1) حکومت کی حکمت عملی حفاظت پر مبنی ہے۔ گزشتہ چند سال سے اس حکمت عملی کے موزوں طور پر موثر نہ ہونے کی وجہ سے اس میں اصلاحات کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ زیرنظر سیاق میں اب تک کی کارکردگی کا جائزہ لے کر مستقبل کی حکمت عملی کا تعین کیا گیا ہے۔

سیاق:

3.2) برطانیہ کودہشت گردی کے خطروں اور اندیشوں کےایک سلسلے کا سامنا ہے۔ سب سے زیادہ خطرہ القائدہ، اس کے متعلقین اور ہم خیال تنظیموں سے ہے۔

3.3) وہ تمام دہشت گرد تنظیمیں جو ہمارے لیے خطرے کا باعث ہیں، لوگوں کو انتہا پسندی کی طرف مائل کرکے اپنے مقاصد کے حصول میں استعمال کرنا چاہتی ہیں۔ اس ملک میں پرتشدّدانتہاپسندی کی حمایت کرنے والے افراد کا تناسب بہت کم ہے۔البتہ نوجوانوں میں اس کی تعداد غور طلب حد تک زیادہ ہے۔

3.4) اب ہمیں لوگوں کو دہشت گردی کی حمایت کرنے یا دہشت گردی سے منسلک سرگرمیوں میں ملوّث ہونے کی حوصلہ افزائی کرنے والے عوامل کے بارے میں پہلے سے زیادہ معلومات حاصل ہیں۔ ہمیں انتہا پسندی سے تحفظ اور اس کی وجہ سے ہماری قومی سلامتی کو درپیش خطرات کے تدارک کے لیے ان وجوہات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

3.5) ہماری رائے میں مبلغ کی جانب سے تشدّد کی سمت راغب کیے جانے والے خیالات کے فروغ سے ملک کے اندر اور باہر انتہاپسندی کو تحریک ملتی ہے۔ ذاتی عدم تحفظ کے احساسات اورمخصوص مقامی عوامل کئی وجوہات کے باعث ان خیالات کو پرکشش بناتے ہیں۔

3.6) کئی علامات یہ ثابت کرتی ہیں کہ ایک کثیرالعقیدہ ، باہمی اتفاق اور پارلیمانی جمہوریت پر مبنی معاشرے سے انکار انتہا پسندی کی حمایت کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ انتہاپسندی سے نمٹنے کی کاوش کا انحصار اس ملک سے وابستگی کا احساس پیدا کرنے اور ہماری نظریاتی اقدار کی حمایت پہ ہے۔

3.7) اس ملک میں قانونی طور پر کام کرنے والے انتہاپسند اداروں کی تشکیل کردہ اور انہی کی جانب سے معروف کیے جانے والے تصوّرات کو دہشت گرد تنظیمیں استعمال کرکے ان کا استحصال کرسکتی ہیں۔ یہ ہماری 'حفاظت' حکمت عملی کے دائرہ کار کا اہم نکتہ ہے۔ سب نہیں لیکن برطانیہ میں موجود کچھ انقلابیوں کا ماضی میں انتہاپسند تنظیموں سے تعلق ہونے کے بھی ثبوت ہیں۔

ہدایت نامہ برائے بنیادی اصول: 'حفاظت' کا بنیادی ڈھانچہ

3.8) 'حفاظت' انسدادِدہشت گردی کی ہماری حکمت ِعملی کانٹیسٹ (CONTEST)کا حصّہ ہے۔ اس کا مقصد افراد کو دہشت گرد بننے یا دہشت گردی کی حمایت کرنے سے روکنا ہے۔

3.9) 'حفاظت' ترجیحی بنیادوں پر ہماری قومی سلامتی کو درپیش ہر قسم کی انتہا پسندی سے نمٹے گی۔ اس وقت ہمارے بیشتر وسائل اور کوششیں لوگوں کو القائدہ، اس کے متعلقین اور ہم خیال گروہوں کا حصّہ بننے یا ان کی حمایت سے باز رکھنے پر مرکوز رہینگی۔

3.10) اس ملک میں آزادیِ اظہار کے تحفّظ کے لیے ہماری کوششیں جاری رہیں گی۔ لیکن دہشت گردی سے تحفّظ کا مطلب شدّت پسندوں اور پرتشدد نظریات سے منسلک غیر متشدّدعقائد کابھی مقابلہ کرنا ہے ۔ 'حفاظت' کا مقصد لوگوں کو انتہاپسندگروہوں میں شمولیت سے روکنا اور شدت پسندی کے رحجانات کے باعث دہشت گرد سرگرمیوں کا حصہ بننے سے باز رکھنا ہے۔

3.11) شدت پسندی اور انتہا پسند تنظیموں سے نمٹنے کے وسیع تر منصوبے اور راہِ عمل 'حفاظت' کا حصّہ نہیں ہیں اور یہ کمیونیٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹ کے محکمے (Department for Communities and Local Government – DCLG) سے مربوط رہینگے۔

3.12) 'حفاظت' صرف القائدہ سے ہی نہیں بلکہ دہشت گردی کی ہر اقسام کا سامنا کرے گی۔ لیکن وسائل کی تقسیم ہمارے سامنے موجود دہشت گردی کے خطرات کے تناسب سے ہوگی۔ اس وقت برطانیہ کو سب سے بڑا خطرہ القائدہ اور اس سے منسلک پرتشدد اسلامی نظریے میں شریک دیگر گروہ یا افرادسے ہے ۔

3.13) ہم 'حفاظت' سے ملحقہ کام کے قانونی ڈھانچے میں کسی تبدیلی کے خواہاں نہیں۔

3.14) 'حفاظت' کی حکمتِ عملی کامیاب انضمام سے ملحق ہے۔ لیکن صرف انضمام سے 'حفاظت' کے مقاصد حاصل نہیں ہونگے۔ 'حفاظت' کو تحفظ اور انسداددہشت گردی سے وسیع تر ہمارے انضمامی منصوبوں پر تسلّط یا اس سلسلے میں رقوم مختص کرنے کا اختیا ر نہیں ہوگا۔ حکومت اپنی انضمامی حکمتِ عملی کو مدافعت کی نظر نہیں کرے گی۔ ماضی میں ایسا کیا جانا غلط ثابت ہوا۔

3.15) الزامات ہیں کہ 'حفاظت' کے سابقہ منصوبوں کو افراد کی جاسوسی کے لیے استعمال کیا گیا۔ ہمیں ان دعووں کی تصدیق کے لیے کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ 'حفاظت' کو افراد یا برادریوں کی خفیہ جاسوسی کے ذریعے کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ 'حفاظت' پر اعتماد بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

3.16) مقامیت کی جانب حکومت کی مخلصی 'حفاظت' کے لیے سہارا ثابت ہوگی۔ کمیونیٹیز اور مقامی انتظامیہ کا اس حکمت عملی میں اہم کردار ہے۔ لیکن قومی سلامتی سے منسلک معاملہ ہونے کی وجہ سے 'حفاظت' کو فروغ مرکزی محکموں کے ساتھ مل کر دیا جائے گا۔

3.17) 'حفاظت' کے لیے رقم ہوم آفس اور دیگر محکموں سے مختص کی جائے گی۔ 'حفاظت' کے مقامی اختیاری کاموں کے لیے عطیات مہیا کیے جائنگے۔ 'حفاظت' کی کارکردگی غیرتسلّی بخش رہی ہے۔رقم کا زیاں ہوا ہے۔ہم مستقبل میں ہر مرحلے پر کارکردگی کی جانچ اور معائنہ کے انتظامات سخت کردیں گے۔ شدّت پسند تنظیموں کو کسی قسم کی مالی امداد یا تعاون مہیا نہیں کیا جائے گا۔ پولیس یا کوئی سرکاری ادارہ انقلابیت کے خطرے سے نمٹنے کے لیے شدت پسندوں پر انحصار نہیں کرے گا۔

3.18) معائنہ کرنے کے بعد شدت پسند گروپوں کے لیے ہوم آفس، پولیس یا مقامی انتظامیہ کی جانب سے وسیع بنیادوں پر منظّم اور دانستہ طور پر مالی معاونت کاکوئی ثبوت سامنے نہیں آیا۔ البتہ کچھ گروہوں کی جانب سے جنہیں ہم اب شدت پسندانہ نظریات کے حمایتی سمجھتے ہیں ، مالی امداد وصول کرنے کی مثالیں موجود ہیں۔ایسے معاملات کے دہرائے جانے کے خاتمے کے لیے سخت جانچ پڑتال ضروری ہے۔

3.19) برطانیہ میں انتہا پسندی کے روابط عمومًا سمندرپار ہوتے ہیں۔ 'حفاظت' کو موثر کرنے کے لیے کام کا دائرہ کار برطانیہ کے علاوہ بیرونِ ملک بھی ہونا چاہیے۔ لیکن یہ کام اب تک خاطر خواہ کامیابی

سے ہمکنار نہیں ہوسکا اور رقوم کا ضیاع ہوا۔ مستقبل میں اس کام کو داخلی ترجیحات کے ساتھ بہتر طور پر منسلک کرکے سخت جانچ پڑتال کی ضرورت ہے۔

3.20) آنے والے سالوں میں ہم 'حفاظت' کے تین اہم حصوں: مقامی منصوبے، پولیسنگ اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کے اخراجات کی تشخیص کرتے ہوئے ان کے درمیان توازن کے موزوں ہونے کا اندازہ لگاتے رہیں گے۔

مقاصد:

3.21) اس مجموعی نئے فریم ورک میں 'حفاظت' کی حکمت عملی مندرجہ ذیل ذمہ داریوں کا احاطہ کرے گی:

- دہشت گردی کے نظریاتی مقابلے اور اس کی تشہیر کرنے والوں کے خطرے کا سدِّباب۔
- لوگوں کو دہشت گردی کی جانب رجوع ہونے سے بچانا اور ان کو مناسب مشورہ اور سہارا دیے جانے کی یقین دہانی۔
- جہاں ضرورت ہوانتہاپسندی کے خطرات سے دوچار اداروں اور شعبوں کے ساتھ کام کرنا ۔

3.22) ذمہ داریوں کا تفصیلی احاطہ دستاویز کے باقی حصّے میں کیا گیا ہے۔

پہلا مقصد: نظریاتی چیلنج۔

3.23) تمام دہشت گرد تنظیموں کا اپنا نظریہ ہے۔اس نظریے کی انٹرنیٹ پر مسلسل تشہیر بنیاد پرستی اور نئے کارکنان کی بھرتی کا سبب بنتی ہے۔

3.24) دہشت گردوں کے نظریے اور اس کی تشہیر کی صلاحیت کا سامنا کرنا 'حفاظت' کا بنیادی حصّہ ہے۔

3.25) سابقہ کوششوں کے باعث کچھ پیش قدمی ہوئی لیکن دہشت گردی کے پروپیگنڈے سے متاثر ہوسکنے والے چند افراد تک مکمل رسائی نہیں ہوسکی۔ ان وجوہات کی شناخت میں ناکامی رہی جن کے باعث دہشت گرد نظریہ شدت پسندتنظیموں کے خیالات اختیار کرکے استعمال کرتا ہے۔ ہماری ذمہ داری کے دائرے میں اس کے ممکنہ اثرات بھی مکمل طور پرسمجھے نہیں جاسکے۔ برادریوں اور ان

کے مختلف گروپوں کوحقیقی طور پر اپنے ساتھ شامل کرکے ان کا اثر ورسوخ بھی استعمال نہیں کیا گیا۔ 'حفاظت' کی سابقہ کاروائی کے دوران کبھی کبھار دیگر نسلی گروہوں اور عقائد کی بہ نسبت مجموعی طور پر مسلمانوں کے انتہا پسندی سے زیادہ متاثر ہونے کا تاثّرملا۔

3.26) اس حساس معاملے پرمزید کام کرنے کی اشد ضرورت ہےلیکن یہ بھی ضروری ہے کہ تمام کاروائی ہدف پر مرکوز اور متناسب ہو۔اس جدوجہد سے ملک کےاکثر عوام کے دہشت گردی کی جانب رویہ میں لازمی تبدیلی ضروری نہیں ۔ یہ کسی بھی عقیدے پر اپنی رائے کا اظہار کرنے اور کسی مخصوص عقیدے کو قابلِ قبول اور موزوں تجویز کرنے سے گریز کرے ۔ اندرون اور بیرونِ ملک کاروائی ایسی برادریوں کے ساتھ شراکت میں کی جائے جو دہشت گرد گروہوں کے دعوے مسترد کرنے اور پرتشدّداور انتہا پسندانہ خیالات کا جواب دینے میں حکومتوں سے زیادہ باصلاحیت ہیں۔

3.27) حکومت کی دفاع اور خارجہ پالیسی کے بارے میں کیے گئے دعووں کا رد کرنے کے لیے مستقبل کی حکمتِ عملی میں بہتر اطلاعات کی ضرورت ہے۔ پرتشدد عقائد کو سمجھنے اور ان کے سدِّباب کے لیے تعلیم، کمیونیٹیز اور انصاف کے شعبے میں مزید منصوبوں کا قیام۔ جہاں مذہبی عقائد کو مسخ کرکے غلط تشریح استعمال کی جارہی ہو وہاں تفصیلی جواب کے لیے علماء اور ماہرین کو مدد کی فراہمی۔

3.28) دہشت گردی کا عذر پیش کرنے والوں کا سدِّباب کرنا فائدہ مند ثابت ہوگا۔اس سے مراد ایک انتہاپسندانہ خیالات رکھنے والوں کے ساتھ ایک عام بحث و مباحثہ بھی ہوسکتا ہے۔ البتہ پروپیگنڈا کرنے والوں کی جانب سے قانون شکنی یا تشدّدپسندی کی صورت میں قانونی کاروائی اور گرفتاری بھی ممکن ہے۔ اگر سمندرپار سے کچھ لوگ اس ملک میں انتہا پسند اور پرتشدّدسرگرمیوں کے لیے داخل ہوتے ہیں تو ہم ان کو یہاں سے خارج کرنے کے لیے ہوم سیکریٹری کے اختیارات بھی استعمال کریں گے۔

دوسرا مقصد: غیر محفوظ افراد کے ساتھ تعاون۔

3.29) انقلابیت کوئی جذوقتی احساس نہیں بلکہ ایک عمل سے گذرنے یاگذارے جانے کا نام ہے۔ نشانہ بننے والے غیرمحفوظ افراد کو اس عمل کے دوران دخل اندازی کرکے متوقع پرتشدّد فعل کا حصّہ

بننے سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔اس کام اور جرائم کے سدِّباب کی دیگر اقسام میں کچھ مشابہت پائی جاتی ہے۔

3.30)اس قسم کے طریقے موثّر 'حفاظت' پروگرام کا حصّہ ہونے کے باوجود مقابلتاًنئے اور ان کے اثر پذیر ہونے کی علامات قلیل ہیں۔ان پروگراموں پر اعتدال سے عاری ہونے، دخل در معقولات اور آزادیِ اظہار کو محدود کرنے کے بھی الزامات ہیں۔ہم ان پروگراموں میں شمولیت کے میعار کے بہت وسیع ہونے کے اندیشے کا اعتراف کرتے ہیں۔ہم ان پروگراموں کے جاسوسی کے لیے استعمال ہونے کے الزامات کو بھی زیرِغور لائے ہیں۔

3.31) ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اگر صحیح طور پر عمل درآمد کیا جائے تو اس قسم کے پروگراموں کا جواز بنتا ہے۔یہ پروگرام قانون کے نفاذ کی اعانت کی بجائے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے پیش قدمی کریں۔ کسی بھی خفیہ کاروائی کا حصّہ نہ بنیں۔ حفظِ ماتقدّم کے ذریعےاپنی اخلاقیات ، اقدار اور خاص طور پر معلومات کے ذخیرے کی حفاظت کریں۔

3.32)'حفاظت' کا یہ باب انتہاپسندیت کے ممکنہ شکارافراد کی شناخت اور ان کی اعانت کرنے کے لیے مختلف اداروں کے منصوبے 'چینل' (Channel) کے ساتھ روابط اختیار کرنے کے بارے میں ہے۔ 'چینل' کچھ کامیابیوں سے ہمکنار ہوا ہے۔یہ منصوبےہر قسم کی دہشت گردی سے لاحق خطرات کا سامنا کریں گے۔ان کو پولیس، مقامی انتظامیہ اور کمیونٹی تنظیموں کی صلاحیتوں سے استفادہ کرنا ہے۔

3.33) خطرات سے دوچار اور غیرمحفوظ افراد کی اعانت کے لیے مقرّر کردہ ادارےکافی اثررسوخ کے حامل ہیں۔ ان کا قابلِ اعتباراور غیر محفوظ افراد تک رسائی اور رابطے کا اہل ہونا ضروری ہے۔ لیکن ہم کسی بھی مقصد کے لیے انتہا پسند گروہوں کے ساتھ کام یا ان کی مالی معاونت نہیں کریں گے۔

3.34) 'حفاظت' کے دیگر حصوں کی طرح ان پروگراموں کی کارکردگی کا معائنہ مکمل طور پرموثّر نہیں رہا۔ رقوم کے مناسب استعمال کو یقینی بنانے کے لیے جدید طریقے بروئے کار لا کر کارگردگی جانچنے کے عمل کی قابلِ قدر حد تک توسیع کی جائے گی۔

3.35) ہم انتہاپسندیت کے بارے میں اپنی تفہیم کی مسلسل بہتری کے لیے تحقیق اور دیگر ممالک کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ یہ ان پروگراموں کے موثّر ہونے کو یقینی بنانے کے لیے لازمی ہے۔

تیسرا مقصد: اہم شعبوں کے ساتھ تعاون۔

3.36) اس ملک میں بہت سارے شعبے لوگوں کو دہشت گرد بننے اور دہشت گردی کی حمایت کرنے سے محفوظ رکھنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ حکومت کا تعاون اور طریقہ کار مختلف شعبوں کے ساتھ جداگانہ ہوگا۔

3.37) ترجیحی شعبوں میں تعلیم، اعتماد، صحت، انصاف اور مالی اعانت شامل ہیں۔ 'حفاظت' کے پروگراموں کی کاروائی بذریعہ انٹرنیٹ نظرِثانی اور حکمتِ عملی کے باعث ابھی تجرباتی مرحلے میں ہونے کے باوجودانٹرنیٹ کو بھی ایک شعبہ کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔

3.38) ان تمام شعبوں میں اور ان کے ساتھ کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔ کچھ شعبے مثلاً عقیدہ اس ملک میں انتہاپسندیت سے نمٹنے کی کاروائی میں اہم ترین ہیں۔ لیکن مزید بہتری ممکن اور ضروری ہے۔ 'حفاظت' کے دیگر معاملات کی طرح پروگراموں کاہمیں درپیش خطرات سے مساوی ہونا لازمی ہے۔ ان شعبوں کی ہمیں درپیش خطرات میں سے کچھ کا سامنا کرنے اور حل کرنے اہلیت کے باعث ہم اِن شعبوں کے ساتھ شراکت پر غور کرتے ہیں۔

3.39) شدّت پسندی کو آسانی سے فعال ہونے کے لیے کوئی موقع نہ دیاجائے اور جہاں ضرورت ہو قانونی کاروائی کے ذریعے اس کا سدّباب کیا جائے۔

'حفاظت 'پر عمل درآمد:

3.40) اس باب میں 'حفاظت' کو مستقبل میں بروئے کار لانے کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔

3.41) یہاں ذی اثر باہمی روابط، احتساب اور نگرانی کو یقینی بنانے کے لیے قائم انتظامی ڈھانچہ اور اس کو مستحکم کرنے کے لیے ہمارے طریقہ کار کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ 'حفاظت' ہوم آفس میں آفس فار سیکیورٹی اینڈ کائونٹر ٹیررزم (Office for Security and Counter-terrorism –OSCT) سے مطابقت اور اسی کے زیرِانتظام کام کرے گی اور اس کے لیڈ منسٹر (lead Minister) ہوم سیکریٹری (Home Secretary) ہونگے۔

3.42) ہم یہاں 'حفاظت' کی مقامی کاروائی کے لیے ترتیب دیے جانے والے نئے انتظامات اور تنظیمی امور ، اور کامیابی کے لیے متوقع طور پر بنیاد بننے والی شراکت داریوں کابیان کریں گے۔مستقبل میں

'حفاظت' کی ترجیحات ماضی کی طرح ڈیموگرافکس (Demographics) کے برعکس ہمیں درپیش اندیشوں اور خطرات کے مطابق ہونگی۔ یہ ایک اہم پیش رفت ہے۔ ہمارے پچیس عدد (25)ترجیحی معاملات یہاں درج ہیں اور ہم وقت کے ساتھ ساتھ ان معاملات میں تبدیلی کی توقع رکھتے ہیں۔

3.43) 'حفاظت' کی تعمیر و ترقّی میں اب تک پولیس کا کردار اہم رہا ہے۔ 'حفاظت' بہرحال پولیس کا پروگرام نہیں ہے اور نہ ہی اسے ایسابننا چاہیے۔ یہ حکومت کے اندرونی اور بیرونی کئی اداروں سے منسلک ہے۔ 'حفاظت' میں پولیس کے کردار میں کچھ تبدیلیاں اس پروگرام کے اعتماد میں اضافے کے لیے ضروری ہیں۔ لیکن ہماری رائے میں 'حفاظت' کی کارکردگی میں سے ایک پولیس اور عوام کے درمیان متعدد معاملات بشمول حفاظتی اقدامات میں تعاوّن اور مفاہمت کا بہتر ہونا ہے۔

3.44) ہماری امید کے مطابق'حفاظت' کے مالی امورکےتین اہم حصّے: مقامی انتظامیہ کاکمیونیٹیز کی شراکت میں کام؛ پولیس؛ اور بیرونِ ملک کام برقرار رہیں گے۔ ہوم آفس پہلے دو حصّوں کے لیے مالی معاونت کرے گا۔ تیسرے حصّے کے لیے فارن اینڈ کامن ویلتھ آفس (Foreign and Commonwealth Office – FCO) کے ذریعے رقوم مہیا کی جائیں گی۔ ان حصوں کے درمیان توازن برقرار رکھنے کے لیے مالی امور مسلسل زیرِمعائنہ رہیں گے۔

3.45) اس معائنے سے ظاہر ہوا کہ کارکردگی کا مشاہدہ اور اس کے بارے میں رائے کا تعیّن کمزور رہے ہیں اور اب انہیں بہتر کیا جانا چاہیے۔معلومات کے حصول کا عمل ناکافی ہے۔رقوم کے استعمال اور منصوبوں کی اثر انگیزی کے بارے میں جاننا ہمیشہ ممکن نہیں رہا۔